پاکستان ایک مقصد تھا پاکستان مقصد نہیں تھا

ایک نظریاتی تحریر عروبہ عامر کے قلم سے!

پاکستان کوئی عام ملک نہیں ہے، یہ صرف ایک سرزمین نہیں بلکہ ایک نظریہ تھا، علامہ اقبال جیسے دور اندیشن شاعر کے خواب کی تعبیر تھی۔ کچھ روز قبل مجھے علامہ اقبال کی شاعری کے اوپر کام کرنے کا موقع ملا تو میں نے پہلی بار ان کی شاعری کو بہت غور سے پڑھا، دراصل میں ان کے خواب کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جس کا عکس ان کی شاعری میں دکھائی دیتا ہے، اس عکس میں کہیں بھی مجھے وطن پرستی کا گمان نہیں ہوا، وہ نیشنلسٹ نہیں تھے اور نہ ہی ایک مسلم وطن کسی سیکولر لبرل خیال کے تحت آزاد کروانا چاہتے تھے۔ بلکہ وہ ایک سرزمین، ایک مرکز، ایک ہیڈ کوارٹر بنانا چاہتے تھے جو مسلمانوں کے لئے ایک لائیٹ ہاؤس کا کام کرے، ایک ایسا ہیڈ کوارٹر جس کی حدود میں رہ کر مسلمان اپنی سوچ، فکر، نظریے اور عمل میں آزاد ہو سکیں۔ مسلمانوں کو ایک ایسی زمین مل جائے جہاں بیٹھ کر وہ کسی کی غلامی اور جبر سے آزاد رہ کر امتِ مسلمہ کو لیڈ کرنے اور شکنجہ یہود و مشرکین سے آزاد کروانے کی تیاری کر سکیں، درحقیقت پاکستان امتِ مسلمہ کو آزاد کروانے کے لئے آزاد کیا گیا تھا، پاکستان ایک مقصد کے لئے آزاد کیا گیا تھا، جس میں کہیں بھی نیشنیلزم کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔ اقبال کی اپنی شاعری اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ وہ نینشنلزم کی کس حد تک مخالفت کرتے تھے:

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے
یہ بُت کہ تراشیدۂ تہذیبِ نوی ہے
غارت گرِ کاشانۂ دینِ نبَوی ہے
بازو ترا توحید کی قوّت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے، تُو مصطفوی ہے
نظّارۂ دیرینہ زمانے کو دِکھا دے
اے مصطفَوی خاک میں اس بُت کو ملا دے

اس شاعری میں ان کے خیالات کی جھلک صاف دکھائی دیتی ہے، اقبال جانتے تھے کہ اگر ہم وطن پرستی میں لگ گئے تو ہم توحید کی قوت کو کبھی نہیں سمجھ سکیں گے جو نیشنیلزم کے جھنڈے تلے حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایک حکومت، ایک فوج، ایک جھنڈا اور ایک شناخت یعنی لا الہ اللہ کے جھنڈے تلے حاصل ہو سکتی ہے جسے خلافت کہتے ہیں، پاکستان ایسی ہی اسلامی حکومت کے قیام کی پہلی سیڑھی تھی جس کے ذریعے مسلمان مزید آگے بڑھتے اور مسلم امت کو متحد کر کے یہود اور کفار کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو سکتے، جس کے بعد آج فلسطین اکیلا نہیں ہوتا بلکہ یہ ۵۷ مسلم ممالک اس کے پیچھے کھڑے ہوتے اور اسے شکنجہ یہود سے آزاد کروا لیتے۔ آج اس دور کے حالات دیکھتے ہوئے اقبال کی شاعری پر غور کیا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ واقعی یہ شاعری ان پر نازل ہوتی تھی جس میں مستقبل کی ایسی واضح جھلک تھی کہ انسان حیرت کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے:

ہو قیدِ مقامی تو نتیجہ ہے تباہی
رہ بحر میں آزادِ وطن صُورتِ ماہی
ہے ترکِ وطن سُنّتِ محبوبِ الٰہی
دے تُو بھی نبوّت کی صداقت پہ گواہی
خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے
کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی سے
اقوام میں مخلوقِ خدا بٹتی ہے اس سے
قومیّتِ اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

انہوں نے واضح طور پر بتادیا تھا کہ اگر ہم صرف وطن پرستی تک محدود ہو گئے تو ہم حدود و قیود کے پابند ہو کر رہ جائیں گے جیسے آج عالمی حدود کی پابندی کی وجہ سے کوئی مسلم ملک اسرائیل کے خلاف نہیں اٹھ پا رہا، آج ہم وار اینڈ پیس کے قوانین، اقوامِ متحدہ کے قوانین اور نیشنلزم کے قوانین کی وجہ سے اپنے مسلمان بھائیوں کو بچانے آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں کیوں کہ ہمارے اپنے مفادات اس سب سے جڑے ہیں، ہم جانتے ہیں کہ اگر ہم نے زبان کھولی تو تمام مشرکین اور کفار ہم پر ایک ساتھ حملہ کر دیں گے اور ہمیں نیست و نابود کر دیں گے، سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ خود ۵۷ اسلامی ممالک میں بھی اتفاق نہیں ہے کہ وہ سب متحد ہو کر ان یہود و مشرکین پر دھاوا بول سکیں کیوں کہ ہر ایک کے سینکڑوں مفادات ان سے جڑے ہیں۔ یہ سب نیشنلزم کی بدولت ہے جس میں مخلوقِ خدا بٹتی اور اور اسلام کی جڑ کٹتی ہے۔
پاکستان ایک ہیڈ کوارٹر تھا اور آج ہم اسے لے کر ایک سائیڈ پر ہو چکے ہیں، آج ہم سب نے اپنی اپنی جگہ رہ کر اتنی کرپشن اور لوٹ مار کی ہے کہ یہ ملک اندر سے کھوکھلا ہو چکا ہے، ہماری تہذیب کفار کی غلام ہے، ہمارا معاشی نظام یہود کا بنایا سودی نظام ہے، ہماری جڑوں میں سیکولرزم بس چکا ہے جس کا مقصد ہی آزادانہ سوچ کو فروغ دینا ہے، ہم اگر خلافت یا ایک اسلامی جمہوریہ کی بات کریں تو زبان بند کروادی جاتی ہے۔ ہمیں ایک الگ وطن تو مل گیا جہاں ہم ہندوئوں اور انگریزوں کے براہِ راست (ڈائریکٹ) ظلم سے آزاد ہو چکے ہیں اور اپنے مذہبی فرائض آزادی سے پورے کر سکتے ہیں لیکن انڈائریکٹ عمل دخل سے ہم آزاد نہیں ہو پائے ہیں۔ ہم ابھی فکری اور نظریاتی طور پر آزاد نہیں ہو پائے ہیں۔ قائدِ اعظم نے فرمایا تھا کہ یہ وطن آزاد تو ہو گیا ہے لیکن ابھی میرے ہم وطنوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ آزاد ہو چکے ہیں۔ کیوں کہ ابھی بھی وہ ذہنی جبر اور غلامی کا شکار ہیں پھر چاہے سوشل میڈیا کے ذریعے یہود کی طرف سے کی جانے والی ذہن سازی ہو یا پھر ہماری نیشنل پولیسیوں اور قوانین کے ذریعے سے ہماری آزادی پر کنٹرول حاصل کرنا ہو۔
یہ سب تو ایک بگ پکچر (بڑی تصویر) کی بات ہو گئی، اب اگر ذاتی سطح پر آکر بات کریں تو ہم اس وطن کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اگر ہمارے بڑوں نے ہمیں ایک سرزمین آزاد کروا کر دی تھی تو ساتھ ایک مقصد بھی دیا تھا، مقصد "پاکستان" نہیں تھا بلکہ پاکستان کا ایک "مقصد" تھا جو کہ ہم صرف چودہ اگست پر جشن منا کر سمجھتے ہیں کہ پورا ہو گیا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ حکومتی سطح پر ہر کرسی پہ کوئی نہ کوئی کرپٹ شخص بیٹھا ہمارے ملک کو کھوکھلا کر رہا ہے، لیکن ہم ذاتی سطح پر بیٹھ کر اس وطن کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ کیا ہم نے کبھی اقبال کی شاعری کو غور سے سمجھنے کی کوشش کی کہ آخر اس محنت اور کوشش کے پیچھے مقصد کیا تھا؟ کیا ہم نے کبھی عالمی سطح پر ہونے والی غیر معمولی تبدیلیوں پر غور کیا کہ آخر مسلمان اتنے کمزور کیوں ہیں؟ کیا ہم نے کبھی سوشل میڈیا کا بے دریغ استعمال کرتے ہوئے اس کے ایلگوریتھم پر غور کیا کہ ہمیں کیسے کنٹرول کیا جا رہا ہے؟ کیا کبھی ہم

نے سوچا کہ یہ سب کچھ کس کی پلیننگ سے ہو رہا ہے اور کون ہے جو آہستہ آہستہ ہماری زندگیوں کے گرد جال بن رہا ہے اور ہمیں اپنے اصل سے دور لے جا رہا ہے؟ کیا ہم کبھی اندھا دھند ٹرینڈز کو فالو کرتے ہوئے سوچتے ہیں کہ یہ کرنا چاہئے یا نہیں؟ کیا کبھی ہم دوسروں کے چھوٹے چھوٹے حقوق مارتے ہوئے حقوق العباد کے بارے میں سوچتے ہیں کہ ہم سے سوال کیا جائے گا؟ کیا کبھی ہم اپنا وقت ضائع کرتے ہوئے سوچتے ہیں کہ یہ کتنا قیمتی ہے؟

ایک سال گیا ایک سال نیا ہے آنے کو
پر وقت کا اب بھی ہوش نہیں دیوانے کو
(ابن انشا)

آج یہود انڈیا کے ذریعے ہمارے اس قدر قریب آ چکا ہے کہ وہ ایک کمزور لمحے کی تلاش میں ہے، آپ کو کیا لگتا ہے کہ یہ پاک بھارت جنگ صرف دو قومی نظریے کی جنگ ہے؟ یہ ہندو مسلم کی جنگ ہے؟ ہر گز نہیں! یہ پاکستان اور اسرائیل کی جنگ ہے جو کہ تمام پیشن گوئیوں کے مطابق ہونا اٹل ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اسرائیل مڈل ایسٹ میں ہے اور ہم سے کوسوں دور ہے، یہ ہماری غلط فہمی ہے، اسرائیل انڈیا میں بھی موجود ہے اور ہم سے بے حد قریب ہے، اگر یقین نہیں آتا تو انڈیا کے شہر "کاسول" پر ریسرچ کر کے دیکھئے جہاں خود بھارتیوں کو جانے کی اجازت نہیں اور وہ پورا خطہ اسرائیل کے قبضے میں ہے، جہاں سے وہ پاکستان پر مکمل طور پہ نظر رکھے ہوئے ہیں، اسرائیل کی انٹیلیجنس اور ملٹری پاور مل کر ہندوؤں کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف لڑ رہی ہیں، بھارت کا وار صرف بھارت کا نہیں ہوتا بلکہ یہ یہود و مشرکین کا مشترکہ وار ہے۔ جیسے ریاستِ مدینہ کو توڑنے کے لئے یہود اور مشرکین نے گٹھ جوڑ کیا تھا ویسے پاکستان کو ریاستِ مدینہ بننے نہ دینے کے لئے یہ آج بھی اکٹھے کام کر رہے ہیں! اس ملک کی اہمیت کو سمجھئے اور اس بات کو بھی سمجھئے کہ کوئی پولیٹیکل پارٹی یا اسٹیبلشمنٹ آکر اس وطن میں اسلامی نظام قائم نہیں کرے گی، اسلامی نظام ہر فرد کو پہلے اپنے اندر خود اتارنا ہوگا اور پھر افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر!

میں سترہ سال کی عمر سے کتابیں لکھ رہی ہوں اور مجھے قلم کو تھامے چھ سال ہو چکے ہیں، ان چھ سالوں میں صرف اپنے اوپر کام کرنے سے میں نے کتنی ہی زندگیاں تبدیل ہوتے دیکھی ہیں، میں نے کسی کو زبردستی اپنی کتابیں نہیں پڑھائیں اور نہ کبھی ان کتابوں کا پی ڈی ایف دیا، میں نے صرف اپنے نظریہ پر کام کیا، خود کو قرآن سے قریب کیا، خود اسلامی تاریخ کو کھنگالا، خود یہود و مشرکین پر ریسرچ کی، ان کی پالیسیوں کو سمجھا، جیو پولیٹکس پڑھی، بزنس پڑھا اور پھر اپنی کتابوں کے ذریعے ان نظریات کو فروغ دیا، انڈیا اور پاکستان میں اس وقت میرے ہزاروں قارئین ہیں جو پچھلے چھ سالوں سے مسلسل مجھے اپنے تبصرے بھیج کر بتاتے ہیں کہ ان کی زندگیاں کیسے تبدیل ہوئیں، ان کے نظریات کیسے بدل رہے ہیں، اس وقت ہزاروں ایسے لوگ مجھ سے جڑے ہیں جو امت کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں اور ان میں سے کسی کا نظریہ "وطن پرستی" نہیں ہے بلکہ ایک امت کا نظریہ ہے، اگر اتنے چھوٹے لیول پر کام کر کے ہزاروں زندگیاں بدلی جا سکتی ہیں تو ذرا سوچیں کہ جب یہ کام بڑے لیول پر ہونا شروع ہوگا تو کیا امپیکٹ ہوگا؟

یاد رکھئے کہ تبدیلی ایک انسان کی محنت سے بھی ممکن ہے اور ایک انسان کے پیچھے ہی کارواں چلتے ہیں، سسٹم کو کوسنا چھوڑ دیں اور اس کے ٹھیک ہونے کا انتظار کرنا بھی چھوڑ دیں، اللہ تعالی نے آپ کے اوپر خلافت قائم کرنے کی ذمہ داری نہیں ڈالی بلکہ اس کے قیام میں حصہ ڈالنے کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ اس بات کو سمجھئے کہ یہ کہہ کر اپنا دامن چھڑا لینا کہ "میرے کرنے سے کیا ہوگا" ایک انتہائی بوسیدہ بہانہ ہے، میری مثال آپ

سب کے سامنے ہے، میرے پیچھے کوئی سسٹم نہیں کھڑا ہے بلکہ میں صرف تبدیلی میں ایک حصہ دار ہوں، آپ سب بھی صرف حصہ دار بنیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ وقت کو ضائع کرنا چھوڑ دیں۔ وقت اس وقت ایک ایسی مہنگی شے ہے جسے ضائع کرنا ہم افورڈ نہیں کر سکتے، اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اس امت کی خدمت میں آپ کیسے کردار ادا کر سکتے ہیں تو میرا اگلا آرٹیکل جلد اس موضوع پر شائع ہو گا۔

پاکستان کی آزادی کو منانے کے پیچھے میرا مقصد اس سرزمین کو حاصل کرنے کی خوشی ہے جس پر رہ کر میں امت کو اکھٹا کرنے کی کوشش کر رہی ہوں، جس سے ڈاکٹر اسرار اور علامہ اقبال سمیت ڈھیروں بڑی شخصیات کی امیدیں وابستہ ہیں، یہاں میرے منہ سے زبردستی جے شری رام نہیں نکلوایا جاتا اور نہ ہی مجھے ہندو مذہب قبول نہ کرنے پر جیلوں میں ڈالا جاتا ہے، مجھے اللہ نے آزاد زمین دی ہے لیکن خود کو آزاد کہلوانا میری کوششوں پر منحصر ہے۔ پاکستان زندہ باد!

ہماری کتابوں کو آرڈر کرنے کے لئے ہمارے واٹس ایپ پر رابطہ کریں .03226301406

عروبہ عامر کی کتاب "بے نقاب" پڑھنے یا پھر مزید ایسے آرٹیکلز پڑھنے کے لئے ہماری ویب سائیٹ وزٹ کریں:

https://www.aroobaamir.com/